This question paper contains 7 printed pages]

Your Roll No........................

307

B.A. (PROGRAMME)/II Sem. B

(Language Course)

URDU LANGUAGE (C)—Paper B

(Admission of 2011 and onwards)

Time : 3 *Hours* *Maximum Marks* : 75

(*Write your Roll No. on the top immediately on receipt of this question paper.*)

نوٹ : صرف پانچ سوالوں کے جواب لکھئے۔ آخری دو سوال لازمی ہیں۔

۱۔ پریم چند کی افسانہ نگاری کی خصوصیات لکھئے۔ ۱۰

یا

'جینے کا سلیقہ' کا خلاصہ لکھئے۔

۲۔ اردو زبان و ادب کی مختصر تاریخ بیان کیجئے۔ ۱۰

P.T.O.

یا

غزل کے فن پر تفصیلی مضمون لکھیے۔

۳۔ 'سنیما کا عشق' کی روشنی میں پطرس بخاری کی مزاح نگاری پر تبصرہ کیجیے۔ ۱۰

یا

'مٹیا برج کے حالات' میں شرر کی حقیقی زندگی کی مرقع کشی کا جائزہ لیجیے۔

۴۔ سجاد حیدر یلدرم کے مضمون ''مجھے میرے دوستوں سے بچاؤ'' پر ایک تنقیدی مضمون تحریر کیجیے۔ ۱۰

۵۔ درج ذیل میں سے کسی تین کی تعریف مع مثالوں کے لکھیے: ۱۵

حروفِ ربط، حرفِ عطف، تشبیہ استعارہ، مجازِ مرسل، کنایہ۔

۶۔ درج ذیل میں سے ایک حصّے کی تشریح معہ سیاق و سباق کیجئے: ۱۰

(الف)

وہ تو خوشبو ہے، ہواؤں میں بکھر جائے گا
مسئلہ پھول کا ہے، پھول کدھر جائے گا

ہم تو سمجھے تھے کہ اِک زخم ہے بھر جائے گا
کیا خبر تھی کہ رگِ جاں میں اُتر جائے گا

وہ ہواؤں کی طرح خانہ بجاں پھرتا ہے
ایک جھونکا ہے جو آئے گا، گزر جائے گا

وہ جب آئے گا تو پھر اُس کی رفاقت کے لئے
موسمِ گُل مرے آنگن میں ٹھہر جائے گا

(ب)

ہم اور رسمِ بندگی؟ آشفتگی؟ آفتادگی
احسان ہے کیا کیا ترا اے حُسنِ بے پروا ترا

دو اشک جانے کس لئے پلکوں پہ آ کر ٹک گئے

الطاف کی بارش تری، اکرام کا دریا ترا

اے بے دریغ و بے اماں، ہم نے کبھی کی ہے فغاں؟

ہم کو تری وحشت سہی، ہم کو سہی سودا ترا

۷۔ درج ذیل میں سے کسی ایک حصّے کی تشریح سیاق و سباق کے ساتھ کیجئے: ۱۰

(الف)

اتفاق سے ایک روز دایہ کو بازار سے لوٹنے میں ذرا دیر ہوگئی، وہاں دو کنجڑنون میں بڑے جوش و خروش سے مناظرہ ہو رہا تھا۔ ان کا مصوّر طرز ادا، ان کا اشتعال انگیز استدلال، ان کی متشکل تضحیک۔ ان کی روشن شہادتیں اور منور روایتیں، ان کی تعریف اور تردید سب بے مثال تھیں۔ زہر کے دو دریا تھے یا دو شعلے جو دونوں طرف سے اُمڈ کر باہم گتھ گئے تھے۔ کیا روانی

زبان تھی۔ گویا کوزے میں دریا بھرا ہوا۔ ان کا جوش اظہار ایک دوسرے کے بیانات کو سننے کی اجازت نہ دیتا تھا۔ ان کے الفاظ کی ایسی رنگینی، تخیل کی ایسی نوعیت، اسلوب کی ایسی جدت، مضامین کی ایسی آمد، تشبیہات کی ایسی موزونیت، اور فکر کی ایسی پرواز پر ایسا کون شاعر ہے جو رشک نہ کرتا۔ صفت یہ تھی کہ اس مباحثہ میں تلخی یا دلازاری کا شائبہ بھی نہ تھا۔ دونوں بلبلیں اپنے اپنے ترانوں میں محو تھیں۔ ان کی متانت، ان کا ضبط، ان کا اطمینان سب حیرت انگیز تھا۔ ان کے ظرفِ دل میں اس سے کہیں زیادہ کہنے کی اور بدر جہا زیادہ سننے کی گنجائش معلوم ہوتی تھی۔ الغرض یہ خالص دماغی، ذہنی مناظرہ تھا۔ اپنے اپنے کمالات کے اظہار کے لئے ایک خالص زور آزمائی تھی اپنے اپنے کرتب اور فن کے جوہر دکھانے کے لئے۔

(ب)

خیر جناب جمعرات کے دن چار بجے ہی ان کے مکان کو روانہ ہو جاتا ہوں اس خیال سے کہ جلدی جلدی انہیں تیار کرا کے وقت پر پہنچ جائیں۔ دولت خانے پر پہنچتا ہوں تو آدم نہ آدم زاد۔ مردانے کے سب کمروں میں گھوم جاتا ہوں۔ ہر کھڑکی میں سے جھانکتا ہوں ہر شگاف میں سے آوازیں دیتا ہوں لیکن کہیں سے رسید نہیں ملتی آخر تنگ آکر ان کے کمرے میں بیٹھ جاتا ہوں۔ وہاں دس منٹ سیٹیاں بجاتا رہتا ہوں۔ دس پندرہ منٹ پنسل سے بلاٹنگ پیپر پر تصویریں بناتا رہتا ہوں پھر سگریٹ سلگا لیتا ہوں اور باہر ڈیوڑھی میں نکل کر اِدھر اُدھر جھانکتا ہوں۔ وہاں بدستور ہو کا عالم دیکھ کر کمرے میں واپس آجاتا ہوں اور اخبار پڑھنا شروع کر دیتا ہوں۔ ہر کالم کے بعد مرزا صاحب کو ایک آواز دے لیتا ہوں۔ اس امید پر کہ

شاید ساتھ کے کمرے میں یا عین اوپر کے کمرے میں تشریف
لے آئے ہوں۔ سو رہے تھے تو ممکن ہے جاگ اٹھے ہوں۔ یا
نہا رہے تھے تو شاید غسل خانے سے باہر نکل آئے ہوں۔ لیکن
میری آواز مکان کی وسعتوں میں سے گونج کر واپس آجاتی ہے
آخرکار ساڑھے پانچ بجے کے قریب زنانے سے تشریف لاتے
ہیں۔ میں اپنے کھولتے ہوئے خون کو قابو میں لاکر متانت اور
اخلاق کو بڑی مشکل سے مدنظر رکھ کر پوچھتا ہوں۔